قاری محمد عادل خاں

مفسّرِ قرآن عبداللہ بن عمر بیضاوی

نام و نسب

عبداللہ نام، ابوالخیر اور ابوسعید کنیت، ناصرالدین لقب۔ عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی، مدت تک شیراز کے منصبِ قضا پر متعین رہے، لہٰذا شیرازی کہلائے۔ فقہی مسلک کے اعتبار سے شافعی تھے

لفظ بیضا

بیضا کے معنی ہیں چمکیلا اور روشن۔ یہ فارس کا مشہور شہر ہے۔ قدیم ایام میں اس شہر کا نام دِر اسفید تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ اس مقام پر ایک قلعہ تھا جو دور سے روشن اور چمکدار نظر آتا تھا۔ اس لیے یہ بیضا کے نام سے مشہور ہوگیا۔ یہ شہر شیراز سے ۸۰ فرسخ پر واقع ہے[1]

ولادت

قاضی بیضاوی شہر بیضا میں غالباً ساتویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ کسی مؤرخ نے تاریخ پیدائش نہیں لکھی۔ تاریخ وفات لکھی ہے اور وہ بھی مشتبہ ہے۔ ہر جگہ دو روایتیں مرقوم ہیں۔ بعض کا خیال ہے، ۶۸۵ھ اور بعض کا کہنا ہے ۶۹۱ھ۔

تبحرِ علمی

الشیخ محمد نجیت المطیعی مفتی دیارِ مصر لکھتے ہیں:

کثیر العبادۃ ورعاً زاھداً نظاراً عالماً بالتفسیر والاصولین (ای اصول الدین واصول الفقہ) وبالفقہ والعربیۃ والمنطق[2]

---

[1] معجم البلدان، ج ۱، ص ۵۲۵۔ [2] نہایۃ السول فی شرح منہاج الاصول

امام بیضاویؒ عابد و زاہد، مناظر، علم التفسیر، اصول دین اور فقہ کے ماہر اور عربی و منطق میں کامل تھے۔
صاحب طبقات الشافعیہ نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔ لکھتے ہیں:
کان اماماً کاملاً مبرزاً نظاراً صالحاً متعبداً زاہداً [۵۳]
یعنی بیضاویؒ امام کامل، لوگوں کے مرکز نگاہ، وسیع النظر، نیک اور عابد و زاہد تھے۔
اس سے آگے ان کی شیراز میں آمد اور ان کے تبحرِ علمی کے متعلق یہ واقعہ لکھتے ہیں:
شیراز سے تبریز آتے ہی بیضاوی کو ایک عالم کی مجلسِ درس میں جانے کا اتفاق ہوا۔ پچھلی صف میں جاکر بیٹھ گئے۔ معلم نے دورانِ درس کوئی مشکل نکتہ سامعین سے پوچھا۔ ان کا خیال تھا کہ شاید کوئی جواب نہ دے سکے گا۔ بیضاوی نے جواب دینا چاہا۔ معلم نے کہا پہلے یہ بتاؤ کہ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ ۔ بیضاوی نے کہا سمجھ لیا ہے، ارشاد ہو تو آپ کے کلام کا خلاصہ بیان کردوں یا آپ کے الفاظ بعینہٖ دہرا دوں۔ معلم نے حیران ہو کر کہا، میرے الفاظ دہراؤ۔
بیضاوی نے معلم کی پوری تقریر ان ہی کے الفاظ میں بیان کردی اور پھر اس کا جواب بھی دے دیا۔ بلکہ ان کی تقریر پر تنقید بھی کی۔ پھر ایک سوال کیا جس کا جواب معلم نہ دے سکے اور معذرت چاہی۔ وزیرِ مملکت وہاں موجود تھے۔ انھوں نے جو یہ ماجرا دیکھا تو اپنی جگہ سے اُٹھ کر بیضاوی کے پاس آئے۔ دریافت کیا "آپ کون ہیں؟ فرمایا، میں بیضاوی ہوں اور عہدۂ قضا کا امیدوار" کہتے ہیں کہ اسی دن یہ عہدہ ان کو تفویض ہوا اور عرصہ دراز تک اس منصب پر فائز رہے۔ [۵۴]

عہدۂ قضا سے علیحدگی

روایت ہے کہ ایک بار شیخ محمد بن محمد الکحتانی سے سفارش طلب کی۔ انھوں نے فرمایا یہ شخص عالم و فاضل ہے لیکن چاہتا ہے کہ حاکم ملک کے ساتھ خود بھی تھوڑی سی جگہ جہنم میں حاصل کرے۔ ان کی اس بات کا بیضاوی پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت منصب قضا سے علیحدگی اختیار

---

[۵۳] طبقات الشافعیہ تاج الدین سبکی، ج ۵، ص ۵۹۔

کرلی اور عمر بھر شیخ موصوف کی خدمت میں رہے، مرنے کے بعد ان ہی کے مقبرہ میں دفن ہوئے ۴ٖ
عوام میں وہ ایک جید اور متبحر عالم و فقیہ کی حیثیت سے معروف تھے۔ بالخصوص ان کی تفسیر مسمیٰ
انوار التنزیل و اسرار التاویل کی وجہ سے ان کی شہرت چہار دانگ عالم میں پہنچی۔

تصنیفات

بیضاوی کا اصل موضوع تفسیر، قانونِ فقہ، علمِ کلام اور صرف و نحو ہے۔ عام طور پر ان کی تصنیفات کی بنیاد دوسرے مصنفین کی تصنیفات پر ہے۔ مگر ان کا ایجاز و اختصار سب سے منفرد ہے۔ جو بات دوسرے مصنفین متعدد صفحات میں پھیلاتے ہیں، بعض اوقات قاضی بیضاوی وہی بات چند جملوں میں بیان کر دیتے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں سے مشہور ترین اور مقبول ترین تصنیف تفسیر بیضاوی ہے۔ دیگر تصانیف کے ذکر سے قبل ایک نظر اس عالمگیر شہرت کی حامل تفسیر پر ڈال لینا ضروری ہے۔

۱۔ تفسیر بیضاوی یا اسرار التنزیل و اسرار التاویل۔ اس وقت ہمارے سامنے اس تفسیر کا جو نسخہ موجود ہے۔ یہ مصر سے دو جلدوں میں چھپا ہے۔ اس کے حاشیہ پر تفسیر جلالین ہے۔

متوسط حجم کی یہ تفسیر امام بیضاوی نے اپنے شیخ محمد بن محمد کتانی کے ایما پر لکھی۔ سبب تالیف خود لکھتے ہیں:

ولطالما احدث نفسی ان اصنف فی ھذا الفن کتاباً یحتوی علی صفوۃ ما بلغنی من عظماء الصحابۃ وعلماء التابعین، ومن دونھم من السلف الصالحین وینطوی علی نکت بارعۃ ولطائف رائعۃ استنبطتھا انا ومن قبلی من افاضل المتأخرین و اماثل المحققین و یعرب وجوہ القرآن المعزیۃ الی الائمۃ الثمانیۃ المشھورین والشواذ المرویۃ عن القراء المعتبرین۔ ۵ٖ

۴ٖ مخطوطاتِ عربیہ، منظور احسن عباسی، ص ۴۷ ۵ٖ تفسیر بیضاوی مطبوعہ مصر ۱۹۳۹ء، ص ۲

میری مدت سے آرزو تھی کہ کوئی ایسی کتاب تصنیف کروں جو ان اعلیٰ افکار کا مجموعہ ہو جو میں نے نامور صحابۂ کرام، متقدم علمائے تابعین اور دیگر سلف صالحین سے حاصل کیے ہیں جس میں عمدہ نکات اور دلچسپ علمی لطائف بھی شامل ہوں - جو میرے پیش روؤں اور میری اپنی تحقیقات کا نتیجہ ہیں - اس میں آٹھ مشہور ائمہ قراء کا بھی ذکر ہو - (بیضاوی قرآن کے قاریوں کی سات مروجہ تعداد میں یعقوب البصری کا بھی اضافہ کرتے ہیں) - میں نے اس میں مشہور قراء کی روایات شاذہ کا بھی ذکر کیا ہے -

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے قلم سے ایک ایسی تفسیر معرض کتابت میں آئی جو علما میں بہت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی -

فی الحقیقت تفسیر بیضاوی الکشاف، الزمخشری کی تلخیص ہے - الکشاف اگرچہ زبردست علمیت کی آئینہ دار ہے لیکن اس پر اعتزال کا رنگ چڑھا ہوا تھا جس میں اصلاح کی ضرورت تھی - بیضاوی نے زمخشری کی علمیت کو تو رہنے دیا - البتہ اعتزال کو صاف کر دیا - بعض جگہ وہ زمخشری کے حامی نظر آتے ہیں - لیکن بعض جگہ زمخشری کے اعتزال پر سخت تنقید اور شدید گرفت کرتے ہیں - تفسیر برصغیر پاک و ہند کے مدارس نظامیہ اور جامعہ ازہر میں چھٹے سال کے طلبہ کے نصاب میں داخل ہے[۵]

بیضاوی مسلکاً شافعی تھے، اسی لیے اپنی تفسیر میں فقہ شافعی کی حمایت میں جگہ جگہ دلائل بیان کرتے ہیں -

شروح و حواشی

اس تفسیر کی مقبولیت کی بنا پر بہت سے علما نے اس کی شرحیں لکھیں جن میں چند بڑے اعلیٰ پایہ کی ہیں - بیضاوی کی شروح و حواشی کا دو شخصوں نے تفصیل سے ذکر کیا ہے - ایک بروکلمن نے جس نے شروح و حواشی کی تعداد اسی ۸۰ بتلائی ہے - دوسرے صاحب کشف الظنون ہیں، جن کے دیے گئے شروح و حواشی کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے -

---

[۵] اردو دائرۃ المعارف، دیکھیے بیضاوی -

اس کتاب کی شروح لکھنے سے قبل اس کی ایک اہم ترین طباعت کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ یہ تفسیر لائپزگ سے ۱۸۴۶ء میں دو جلدوں میں مع اشاریہ کے چھپی ہے اور نہایت ہی مفید ہے[۵۵]

۱۔ حاشیہ محی الدین محمد بن الشیخ مصلح الدین مصطفیٰ القوجوی (المتوفی ۹۵۱)

۲۔ حاشیہ مصلح الدین مصطفیٰ بن ابراہیم المشہور بہ ابن تمجید معلم سلطان محمد خاں۔ صاحب کشف الظنون کا کہنا ہے کہ یہ نہایت مفید حاشیہ ہے۔

۳۔ حاشیہ قاضی زکریا بن محمد الانصاری مصری۔ (المتوفی ۹۲۶ھ)

۴۔ حاشیہ مسماۃ نواھد الابکار و شوارد الافکار جلال الدین سیوطی۔ (المتوفی ۹۱۱ھ)

۵۔ حاشیہ ابی الفضل القرشی صدیقی الخطیب المعروف بہ الکازرونی۔ (المتوفی ۹۴۵ھ قریباً)۔

۶۔ حاشیہ شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی۔ (المتوفی ۷۷۵ھ)

۷۔ حاشیہ محمد بن جمال الدین بن رمضان شروانی۔

۸۔ حاشیہ شیخ فاضل صبغۃ اللہ

۹۔ حاشیہ شیخ فاضل جمال الدین اسحاق القرامانی (المتوفی ۹۳۳ھ)۔ اس حاشیہ کے بارے میں صاحب کشف لکھتے ہیں: "وھی حاشیۃ مفیدۃ جامعۃ"

۱۰۔ حاشیہ العالم المشہور بہ روشنی الآیدینی۔

۱۱۔ حاشیہ مسماۃ ھدایۃ الرواۃ الی الفاروق المداوی للعجز عن تفسیر البیضاوی الشیخ محمد بن الحسین الافضل الحاذق المشہور بالصادق گیلانی۔ (المتوفی قریب ۹۷۰ھ)

۱۲۔ حاشیہ الشیخ بابا نعمت اللہ بن محمد النخعوانی۔ (المتوفی فی حدود ۹۰۰ھ)

۱۳۔ حاشیہ العالم مصطفیٰ بن شعبان المعروف بہ سروری۔ (المتوفی ۹۶۹ھ)

۱۴۔ حاشیہ مولی المعروف بہ مناو عوض تین جلدوں میں۔ (المتوفی ۹۹۴ھ)

---

[۵۵] اردو دائرۃ المعارف، دیکھیے لفظ بیضاوی۔

۱۵۔ الحسام الماضی فی ایضاح غریب القاضی۔ اس شرح میں بیضاوی کے غریب الفاظ کی شرح کرکے بہت سے مفید اضافے کیے گئے ہیں۔ الشیخ ابو بکر بن احمد بن الصائغ حنبلی (م ۷۱۴ھ)

تفسیر بیضاوی کے بعض حصص پر تعلیقات

یوں تو بیضاوی کے نامکمل حواشی بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ بہت مشکل ہے۔ تاہم کشف الظنون میں دیے گئے نامکمل تعلیقات وحواشی کا ذکر کیا جاتا ہے ۵۵

۱۶۔ حاشیہ محقق محمد بن فراسز الشہیر بہ ملا خسرو (المتوفی ۸۸۵ھ)

۱۷۔ تفسیر التفسیر العالم فاضل نور الدین حمزہ بن محمود القرامانی (المتوفی ۸۷۱ھ)

۱۸۔ حاشیہ سنان الدین یوسف البردعی المعروف بہ عجم سنان المحشی۔

۱۹۔ حاشیہ عصام الدین ابراہیم بن محمد عربشاہ الاسفرائینی (المتوفی ۹۴۳ھ)۔ تحقیقات اور عمدہ نکات پر مشتمل یہ حاشیہ سورۂ فاتحہ سے آخر سورۂ اعراف تک اور سورۂ نبا سے آخر قرآن تک کی سورتوں کی تفسیر پر محتوی ہے۔ یہ حاشیہ محشی نے سلطان سلیمان اول کو ہدیۃً پیش کیا تھا۔

۲۰۔ حاشیہ علامہ سعد اللہ بن عیسیٰ المعروف سعدی آفندی (المتوفی ۹۴۵ھ) یہ سورۂ ہود سے لے کر آخر قرآن تک ہے اور ابتدائی حصہ پیر محمد ابن مؤلف نے جمع کیا۔ صاحب کشف لکھتے ہیں: "وفیہا تحقیقات لطیفۃ ومباحث شریفۃ۔" اس پر بہت سی تعلیقات لکھی گئیں۔ تمام مدرسین کرام نے اس تعلیقہ کو اپنے درس کا محور بنایا۔

۲۱۔ حاشیہ فاضل سنان الدین یوسف بن حسام۔ (المتوفی ۹۸۶ھ)۔ یہ حاشیہ سلطان سلیم ثانی کو ہدیۃً پیش کیا گیا۔

۲۲۔ حاشیہ مولی محمد بن عبدالوہاب الشہیر بہ عبد الکریم زادہ۔ (المتوفی ۹۷۵ھ)

۲۳۔ حاشیہ المولی مصطفیٰ بن محمد اشہیر بہ بستان آفندی۔ (المتوفی ۹۷۷ھ)

---

۵۵ ان تعلیقات وحواشی کے لیے ملاحظہ ہو، کشف الظنون، ج ۱، ص ۱۸۶

۲۴ - حاشیہ المولیٰ محمد بن مصطفیٰ بن الحاج حسن (متوفیٰ ۹۱۱ھ)
۲۵ - حاشیہ العالم فاضل مصلح الدین محمد اللاری مباحث دقیقہ پر محتوی - (متوفی ۹۷۷ھ)
۲۶ - حاشیہ نصر اللہ رونی -
۲۷ - حاشیہ الشیخ الادیب غرس الدین الحلبی الطبیب
۲۸ - حاشیہ المحقق ملا حسین الخلخالی الحسینی -
۲۹ - حاشیہ شیخ محی الدین محمد الکلیبی - (المتوفی ۹۲۲ھ)
۳۰ - حاشیہ محی الدین محمد بن القاسم المعروف بالاخوین - (م ۹۰۴)
۳۱ - حاشیہ اسید احمد بن عبد اللہ القریمی - (المتوفی ۹۷۵ھ)
۳۲ - حاشیہ الفاضل محمد بن کمال الدین التاشقندی -
۳۳ - حاشیہ زکریا بن بہرام الانقروی - (المتوفیٰ ۱۰۰۱ھ)
۳۴ - حاشیہ محمد بن عبد الغنی - (المتوفی ۱۰۳۶ھ)
۳۵ - حاشیہ محمد امین الشہیر با بن صدر الدین شروانی - (المتوفیٰ ۱۰۲۰ھ)
۳۶ - حاشیہ ہدایۃ اللہ علائی - (المتوفی ۱۰۳۹ھ)
۳۷ - حاشیہ الفاضل محمد الشرانشی
۳۸ - حاشیہ محمد بن موسیٰ البستوی - (المتوفی ۱۰۳۶ھ)
۳۹ - حاشیہ الفاضل المشہور بہ علائی ابن محبی الشیرازی
۴۰ - حاشیہ المولیٰ احمد بن روح اللہ انصاری (المتوفی ۱۰۰۹ھ)
۴۱ - حاشیہ محمد بن ابراہیم ابن الحنبلی حلبی - (المتوفی ۹۷۱ھ)
۴۲ - الحاشیہ امان اللہ بنارسی - ۴۳ - حاشیہ جلال بن نصیر
۴۴ - حاشیہ حامد بن عبد الرحیم جونپوری - ۴۵ - حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی
۴۶ - حاشیہ عبد السلام ۴۷ - حاشیہ محمد عابد لاہوری -

۴۸- حاشیہ نوراللہ بن شوستری۔ ۴۹- حاشیہ نورالدین احمد آبادی۔
۵۰- حاشیہ وجیہہ الدین گجراتی۔ ۵۱- حاشیہ ابوالفضل گازرونی[۵۹]

مختصراتِ بیضاوی

بعض علمائے کرام نے بیضاوی کی تلخیصات و مختصرات بھی لکھی ہیں جو اپنی جگہ بڑی علمی و ادبی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۵۲- الاتحاف بتمیز ما تبع فی البیضاوی صاحب الکشاف الشیخ امام محمد بن یوسف الشامی۔
۵۳- مختصر البیضاوی۔ محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن المعروف بہ امام الکاملیہ شافعی قاہری (م ۸۷۴ھ)
۵۴- الفتح السماوی بتخریج احادیث البیضاوی الشیخ عبدالرؤف مناوی۔

بیضاوی پر کام کرنے والوں میں درج ذیل نام بھی شامل ہیں۔

۱- کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی۔ (م ۹۰۳ھ)۔
۲- الشیخ قاسم قطلوبغا حنفی م ۸۷۹ھ۔ ۳- السید شریف علی بن محمد جرجانی، م ۸۱۶ھ
۴- رضی الدین محمد بن یوسف المعروف بہ ابن ابی اللطف القدسی، م ۱۰۲۸ھ۔

دیگر تصنیفات

امام بیضاوی کی اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تصنیفات ہیں، جن میں سے زیادہ تر مطبوعہ ہیں۔

۱- شرح مصابیح امام البغوی فی الحدیث۔
۲- طوالع الانوار فی اصول الدین۔ (وھو کتاب دقیق للغایۃ وجل مختصر صنف فی علم الکلام۔
۳- المصباح فی اصول الدین اختصر فیہ الطوالع۔

---

[۵۹] دیکھیے: عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، مصنفہ ڈاکٹر زبید احمد، ص ۲۶۵،۲۶۴، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۳۔

۴- الایضاح فی اصول الدین۔

۵- شرح المحصول فی اصول الفقہ لامام فخر الدین رازی۔

۶- شرح المنتخب فی اصول الفقہ لامام فخر الدین رازی، انتخاب کتاب المحصول۔

۷- شرح مختصر ابن حاجب اصولی سماہ "مرصاد الاصنام الیٰ مبادی الاحکام۔

۸- منہاج الوصول الی علم الاصول۔

۹- شرح منہاج الوصول۔

۱۰- شرح التبنیہ لابی اسحاق الشیرازی ۴ جلد۔

۱۱- الغایہ القصوی فی درایۃ الفتوی

۱۲- التہذیب والاخلاق فی التصوف۔

۱۳- شرح الکافیہ فی النحو لابن حاجب

۱۴- الطب فی النحو۔ الختصرفیہ کافیہ ابن حاجب

۱۵- کتاب فی المنطق

۱۶- مختصر فی الہیۃ

۱۷- تاریخ دول الفارسیہ مسمی نظام التواریخ۔ (حیدر آباد دکن بھارت سے چھپ چکی ہے)۔

۱۸- لب اللباب فی علم الاعراب

۱۹- موضوعات العلوم وتعارفیہا۔